Vol.5 No. 1 2022

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

نو آبادیاتی عہد میں بچوں کے ادب میں تاریخی عناصر کا تجزیاتی مطالعہ

ANALYTICAL STUDY OF HISTORICAL ELEMENTS IN CHILDREN'S LITERATURE OF COLONIAL ERA

*ڈاکٹر غلام فریدہ، اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

**ڈاکٹر شیراز فضل داد، اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

ABSTRACT

The term colonial literature is defined as certain types of intellectual attitudes and tendencies like Statement of resisting foreign forces, acceptance of characters influenced by the new civilization in Eastern traditions etc. As far as children's Urdu poetry is concerned, the statement of national, cultural and historical elements is of priority for the mental training and development of children. In the colonial era subcontinent,s many poets have described the greatness of the past, the geographical importance of their land and the historical characters of the past. In This article the description and nature of historical elements in the children,s poetry of colonial era would be critically analysed and it would also be analysed that to which extent these poets have succeeded in their purpose.

***Keywords**: colonial era, childrens Urdu poetry, subcontinent, geographical importance, historical characters*

برصغیر پاک وہند کی تاریخ میں نو آبادیاتی عہد سیاسی، سماجی اور معاشی اعتبار سے جہاں بہت بڑی تبدیلیوں کا پیش خیمہ ثابت ہوا، وہیں فکری اعتبار سے بھی اس عہد میں لکھا جانے والا ادب نئے رویوں اور رجحانات سے عبارت ہے۔ اس عہد کے نمایاں فکری رویوں میں غیر ملکی قوتوں کے خلاف مزاحمتی عناصر کا بیان، نئی تہذیب سے متاثرہ کرداروں کی مشرقی روایات میں عدم قبولیت، مغربی فکر کی جانب پڑھے لکھے طبقے کی رغبت اور کٹر مذہبی ذہنیت کی جانب سے اپنی قدیم مشرقی روایات کے حوالے سے عدم تحفظ جیسے فکری رویے غالب نظر آتے ہیں۔ جہاں تک بچوں کے ادب خصوصاً شاعری کی بات ہے تو نو آبادیاتی عہد میں ادبِ طفال بھی اس طرح کے رویوں سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکا۔ ادبِ اطفال کا آغاز اگرچہ مغلیہ عہد سے ہی ہو چکا تھا، تاہم تاریخی اور ثقافتی بازیافت کے حوالے 1857ء کے بعد شعراء کے ہاں ہمیں دیکھنے کو ملتے ہیں۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ اس جنگ سے قبل نو آبادیاتی ذہنیت کُھل کر سامنے نہیں آئی تھی، اس لیے برصغیر کے عوام اپنی تہذیبی شناخت کے حوالے سے اس حد تک عدم تحفظ کا شکار نہیں ہوئے تھے۔

انیسویں صدی کے آواخر اور بیسویں صدی کے نصف اول میں اس حوالے سے کچھ شعرا کے نام خاص طور سے اولیت کے حامل ہیں۔ جن میں محمد حسین آزاد، پیارے لال آشوب، خواجہ الطاف حسین حالی، اسماعیل میرٹھی، چکبست، اکبر الہ آبادی، محمد اقبال، درگا سہائے سرور جہان آبادی، تلوک چند محروم، حامد اللہ افسر میرٹھی، حفیظ جالندھری، امتیاز علی تاج، چراغ حسن حسرت اور صوفی غلام مصطفی تبسم وغیرہ شامل ہیں۔ بچوں کے حوالے سے شاعری اگرچہ اردو کے نابغہ روزگار شعرا میر تقی میرؔ، نظیر اکبر آبادی، انشا اللہ خاں انشاء، مرزا اسد اللہ خاں غالب نے بھی اسی عہد میں کی، لیکن وہ نظمیں کسی خاص فکری رویے کی آئینہ دار نہیں ہیں۔

نو آبادیاتی عہد نے جہاں مقامی لوگوں کو احساسِ کمتری اور کم فہمی جیسے رویوں سے دوچار کیا وہیں وہیں اس عہد کے صاحبِ شعور طبقے کے ہاں اپنے تہذیبی و ثقافتی ورثے کے تحفظ اور اس کی بازیافت کے رویے بھی نظر آتے ہیں۔ اس کی مثال علی گڑھ تحریک کے تناظر میں قومی اور ملی حوالے سے لکھی جانے والی تحریریں ہیں۔ بچوں کے ادب میں اس حوالے سے بہت سے شعرا کے ہاں اپنے تاریخی اور ثقافتی حوالوں کو بچوں سے متعارف کرانے کی کاوشیں بھی دیکھنے کو ملتی ہیں۔ اس رجحان کا مقصد اس عہد کے بچوں کو اپنی تاریخ اور ثقافت سے روشناس کرانا تھا تاکہ وہ غیر ملکی اثر ورسوخ کی وجہ سے کہیں اپنی تہذیبی شناخت نہ کھو بیٹھیں۔

زیر نظر مقالے میں نو آبادیاتی عہد کے شعرا کے ہاں تاریخی عناصر کے بیان اور ان کی نوعیت کو دیکھنے کی کوشش کی جائے گی اور یہ بھی دیکھا جائے گا کہ یہ شعرا کس حد تک اپنے مقصد میں کامیاب ہوئے ہیں۔

بچوں کی شاعری کے حوالے سے اس دور کا سب سے اولین اور اہم نام اسماعیل میرٹھی کا ہے۔ انھوں نے عہدِ سرسید میں اپنی ایک الگ پہچان اور شناخت قائم کی۔ یہ وہ دور تھا جب علمی اور فلسفیانہ سطح پر پڑھے لکھے طبقے کے لیے بات کرنے والے تو بہت سے لوگ موجود تھے تاہم بچوں کے ادب اور ان کی ذہن سازی کے حوالے سے سوچنے والا کوئی نہیں تھا۔ ایسے میں اسماعیل میرٹھی کی شاعری بچوں کو ان کی تاریخی، تہذیبی اور اخلاقی روایات سے روشناس کرانے کا حوالہ بنتی ہے۔ انھوں نے بچوں کی ذہنی سطح کو مدِ نظر رکھتے ہوئے تاریخی حوالے انتہائی سادہ مگر دلنشیں انداز میں بیان کیے ہیں۔ نظم "کوہِ ہمالہ" میں انھوں نے سرزمینِ ہندوستان کی عظمت کو جس طرح سے بیان کیا ہے اس کی مثال نہیں ملتی۔

ہند کی سرزمین ہے ان ماتا — اور ہمالہ پہاڑ جل داتا

اے ہمالہ پہاڑ، تیری شان — دنگ رہ جائے دیکھ کر انسان

ساری دنیا میں ہے تو ہی بالا — پہونچے جب پاس دیکھنے والا

سامنے اک سیاہ دل بادل — دیو کی طرح سے کھڑا ہے اٹل

Vol.5 No. 1 2022

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

گھاٹیاں جن میں گونجتی ہے صدا　　　آبشاروں کا شور ہے برپا

دبدبہ اپنا تو دکھاتا ہے　　　گویا میدان کو ڈراتا ہے 1

اس طرح ان کی نظم "قلعہ اکبر آباد" بھی بچوں کے ادب میں تاریخی حوالے سے بہت اہمیت کی حامل ہے۔ اس نظم میں انھوں نے ہندوستان کی تاریخ کے روشن ادوار کو بہت مبسوط انداز میں بیان کیا ہے۔ اس کا مقصد بچوں کو یہ پیغام دینا ہے کہ ان کا ماضی شاندار روایات کا امین رہا ہے۔ قلعہ اکبر آباد نظم میں انھوں نے عدل کی زنجیر، نور جہاں، جہانگیر اور کاخِ ہمایوں جیسے تاریخی حوالوں کو بیان کر کے مغلیہ عہد کی تاریخ کو بچوں کے ادب میں متعارف کرایا ہے۔

؎ درشن کے جھروکے کی پڑی تھی یہیں بنیاد
ہوتی تھی تلادان میں کیا کیا دہش وداد
وہ عدل کی زنجیر ہوئی تھی یہیں ایجاد
جو سمع شہنشاہ میں پہنچاتی تھی فریاد
وہ نور جہاں اور جہانگیر کی افتاد
اس کاخ ہمایوں کو بہ تفصیل ہے سب یاد 2

اس عہد کی بچوں کی شاعری کا سب سے اہم حوالہ علامہ اقبال کی شاعری ہے۔ اقبال کا پیغام ہر عمر اور طبقے کے لوگوں کے لیے یکساں ہے۔ ان کی ابتدائی دور کی شاعری میں وطنیت کا جو تصور ملتا ہے وہ اگرچہ بعد میں وطنیت سے آگے بڑھ کر ملتِ اسلامیہ کا ترجمان بن جاتا ہے، تاہم اس پیغام میں بیان ہونے والے تاریخی حوالے آج بھی بچوں کے ادب میں بہت اہمیت کے حامل ہیں۔ علامہ کی نظم "ہندوستانی بچوں کا قومی گیت" خالصتاً اس فکری رویے کی عکاس نظر آتی ہے، جس میں اقبال نے سرزمینِ ہند کی عظمت اور اس کے باشندوں کی رفعت و سربلندی کو بڑے دلسوز انداز میں بیان کیا ہے۔ اس نظم کی ترتیب پر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اقبال نے ایک ایک مصرعے میں پورا تاریخی دور سمیٹ کر رکھ دیا ہے۔ انھوں نے بچوں کی ذہنی سطح کو مد نظر رکھتے ہوئے ہر تاریخی دور کی ایک خصوصیت کو بھی انتہائی جامع انداز میں بیان کرنے کی کوشش کی ہے تاکہ بچوں کو اس دور کی مناسبت سے تاریخی منظر نامہ ذہن نشین ہو جائے۔

؎ چشتی نے جس زمیں میں پیغام حق سنایا
نانک نے جس چمن میں وحدت کا گیت گایا
تاتاریوں نے جس کو اپنا وطن بنایا
جس نے حجازیوں سے دشت عرب چھڑایا
میرا وطن وہی ہے میرا وطن وہی ہے
یونانیوں کو جس نے حیران کر دیا تھا
سارے جہاں کو جس نے علم وہنر دیا تھا
مٹی کو جس کی حق نے زر کا اثر دیا تھا
ترکوں کا جس نے دامن ہیروں سے بھر دیا تھا
میرا وطن وہی ہے میرا وطن وہی ہے 3

ادبِ اطفال کے حوالے سے اسی دور کے ایک اور اہم شاعر چکبست برج نرائن ہیں۔ ان کی شاعری قومی و ملی جذبات کی ترجمان ہے۔ چکبست محبِ وطن ہونے کے ساتھ ساتھ جذبۂ انسانیت سے معمور انسان تھے۔ انھوں نے اپنی زندگی میں بہت سے فلاحی کاموں کی بھی بنیاد رکھی۔ جہاں تک بچوں کے ادب کا حوالہ ہے تو انھوں نے اپنی شاعری کے ذریعے بچوں کو تہذیبی اور تاریخی شناخت سے آگاہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ جس دور میں چکبست بچوں کو ان کی تاریخی شناخت سے روشناس کرا رہے تھے، وہ دور قومی و تہذیبی حوالے سے برصغیر پاک و ہند کی تاریخ کا سیاہ اور مایوس کن دور تھا۔ پڑھے لکھے باشعور لوگ بھی اپنے ثقافتی ورثے کے حوالے سے شکوک و شبہات سے دوچار تھے، ایسے میں بچوں کی شاعری میں چکبست کا یہ مثبت اور تعمیری پیغام بہت اہمیت کا حامل ہے۔

؎ اس خاک دل نشیں سے چشمے ہوئے وہ جاری
چین و عرب میں جن سے ہوتی تھی آبیاری
سارے جہاں پہ جب تھا وحشت کا ابر طاری
چشم و چراغ عالم تھی سرزمیں ہماری 4

Vol.5 No. 1 2022

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

تاریخی شناخت کا یہ پُر اعتماد اور پُر شکوہ حوالہ چکبست جیسے مُحبِ وطن شاعر کی شاعری میں ہی بیان ہو سکتا ہے۔انھوں نے بچوں کو اُن تاریخی کرداروں سے بھی روشناس کرانے کی کوشش کی ہے جنھوں نے تاریخ کے مختلف ادوار میں سرزمینِ ہند کی آبیاری کی ہے۔مثلاً انھوں نے گوتم بدھ، سرمد، اکبر اور رانا کے کرداروں کو اپنی ایک نظم میں اس طرح سے پیش کیا ہے کہ وہ کردار اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ اس تاریخی عہد کو زندہ وجاوید بنا دیتے ہیں۔

گوتمؔ نے آبرو دی اس معبد کہن کو
سرمدؔ نے اس زمیں پر صدقے کیا وطن کو
اکبرؔ نے جام الفت بخشا اس انجمن کو
سینچا لہو سے اپنے راناؔ نے اس چمن کو5

درگا سہائے سرور جہاں آبادی بھی چکبستؔ کی طرح محب وطن شاعر ہیں۔ان کی شاعری میں مناظر قدرت اور ہندوستانی فضا کی منظر نگاری بہت دلچسپ انداز سے کی گئی ہے۔مناظرِ فطرت کی رعنائی اور جذبۂ قومیت سے سرشار ان کی بہت سی نظمیں اپنے اسلوب، زبان کی سادگی اور موضوع کے اعتبار سے بچوں کے ادب میں مقبولیت کی حامل ہیں۔مثلاً یادِ بچپن، یادِ طفلی، لالہ صحرا، حبِ وطن، گلزارِ وطن، سرزمینِ وطن، خاکِ وطن، یادِ وطن، چشمِ وطن، ایک جلاوطن محبِ قوم کا گیت، گنگاجی، جمنا، نسیمِ سحر، شفقِ شام، بیر بہوٹی، سارس کا جوڑا، مرغابی، کوئل، جگنو اور دمن اور ہنس وغیرہ بچوں کے ادب میں ہندوستان کی تاریخ وتہذیب کے بیان کے حوالے سے بہت اہم ہیں۔

پارۂ تہذیب سے خالی تھا جب یورپ کا خم
ایشیا کا آہ جب بیڑا تھا تاریکی میں گم
جب نہ تھی ایران میں علم وہنر کی روشنی
جلوۂ افروز خرد تھی تیرے گھر کی روشنی (خاکِ وطن)6

بچوں کے ادب کے حوالے سے اسی دور کے ایک اور نمایاں شاعر تلوک چند محروم ہیں۔اسماعیل مرٹھی کے بعد وہ پہلے شاعر ہیں، جنھوں نے کیفیت وکمیت کے اعتبار سے اچھا شعری سرمایہ چھوڑا ہے۔محروم عمر بھر درس وتدریس سے وابستہ رہے، انہوں نے بچوں کی نفسیات، پسند اور رجحان کا بہت قریب سے مشاہدہ کیا تھا، ان کو بچوں سے والہانہ محبت تھی، تلوک چند نے بچوں کی تعلیم وتربیت اور ان کی ذہنی واخلاقی نشوونما کے لئے صحت مند شعری ادب تحریر کیا۔انہوں نے بچوں کے لئے دو شعری مجموعے: ''بہارِ طفلی'' اور ''بچوں کی دنیا'' ترتیب دیئے، ان کی بہت سی اخلاقی، قومی اور وطنی نظمیں مدارس کی نصابی کتب میں شامل رہی ہیں۔ان کی ایک نظم: ''برندابن کی صبح'' بہت اچھوتی ہے، جس میں جمنا کے خوب صورت مناظر کا نظارہ کرایا گیا ہے۔اس طرح کی نظموں میں شاعر کا شعوری رویہ سرزمینِ ہند کے تاریخی اور جغرافیائی پہلوؤں کو بچوں کے سامنے ابھارتا ہے، جس سے ان کے اذہان کو اپنی تاریخ اور جغرافیے سے محبت اور اپنائیت کا درس ملتا ہے۔

بندرابن کی ایک صبح
جمنا ابھی خوب سے اٹھی ہے
پیدا بُشرے سے تازگی ہے
کرنیں جمنا سے کھیلتی ہیں
ظلمت کے پردے دھکیلتی ہیں
ہے محو خرام نازِ جمنا!
عشاق کی دلنواز جمنا!
ساحل پر دوب، دوب پر اوس
مخمل تو ہے دوب اور گُہر اوس
جمنا کا لباس مخملی ہے
اور موتیون سے لدی ہوئی ہے7

اسی طرح ان کی ایک اور نظم "خاک ہند" میں انھوں نے ہندوستان کی تاریخی اور تہذیبی عظمت کو بیان کیا ہے۔اس نظم میں شاعر نے بچوں کو ایک آفاقی پیغام دینے کی کوشش کی ہے کہ اگرچہ آج اس سرزمین میں تاج وتخت اغیار کے ہاتھوں میں ہیں لیکن پھر بھی غیرت اور خودداری میں اس سرزمین کے فقیر اُن بیرونی طاقتوں سے بڑھ کر ہیں جو ہم پر مسلط ہیں۔اس طرح کا پیغام اس دور کے بچوں کے ذہنوں میں جاگزیں کرانا اس لیے بھی ضروری تھا کہ انھیں اپنے آزاد قوم ہونے کا یقین ہو جائے اور وہ خود اعتمادی سے دنیا کی قوموں کے سامنے اپنی پہچان کرا سکیں۔

Vol.5 No. 1 2022

JAHAN E TAHQEEQ جہانِ تحقیق

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

اے خاکِ ہند تیری عظمت میں کیا گماں ہے"

وہ کج کلاہ تیرے وہ سورویر تیرے

وہ تیغ زن کماں کش وہ قلعہ گیر تیرے

ناپید آج ہیں گو تاج و سریر تیرے

شاہوں سے ہیں زیادہ لیکن فقیر تیرے

پستی میں سربلندی سب پر تری عیاں ہے[8]

حامد اللہ افسر کا شمار بچوں کے ادب میں نمایاں اہمیت کا حامل ہے۔اُن کی بچوں کے لیے لکھی گئی نظموں کی خاص بات یہ ہے کہ انھوں نے بچوں کی عمر اور ذہنی سطح کو مدِ نظر رکھتے ہوئے نظمیں لکھی ہیں۔ سات سال سے کم عمر بچوں کے لیے چھوٹی بحر کی ایسی نظمیں ہیں جس میں کسی ایک تاریخی دور، جگہ یا مقام کے خصائص کو اجاگر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ مثلاً ان کی نظم "نندیاپور انتہائی کم سن بچوں کے لیے لکھی گئی نظم ہے۔ان نظم میں انھوں نے نندیاپور کی جغرافیائی حیثیت اور اس کے طلسماتی حسن کو بیان کر کے بچوں کے ذہنوں میں اس کا خوبصورت نقش اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے۔

دور، بہت ہی دور، یہاں سے   اور اُس سے بھی دور

ندی اک نکلی ہے جہاں سے   اور اُس سے بھی دور

دلدل ہے گہری سی جہاں پر   دلدل سے بھی دور

جنگل میں ہے بڑھیا کا گھر   جنگل سے بھی دور

ملک ہے نندیاپور   ہے اُس میں اک حور[9]

جب کہ ان کی نظم "دنیا میں جنت میرا وطن" سات سال سے 14 سال کی عمر کے بچوں کی نفسیات کو مد نظر رکھ کر لکھی گئی ہے۔ اس نظم میں انھوں نے انتہائی سہل اور عام فہم انداز میں ہندوستانی بچوں کو اُن کی تاریخ سے روشناس کرانے کی کوشش کی ہے۔ اس نظم میں جو قومی اور ملی حوالے سامنے آتے ہیں وہ ایک مثبت اور تعمیری سوچ کو اجاگر کرتے ہیں۔ ترکوں کا دورِ اقتدار جھنڈے اڑانے اور قرآن لانے سے جوڑا گیا ہے جبکہ چشتیوں کے دور اقتدار کو ہمدردی اور رحم دلی سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اسی طرح یہ جنت نظیر گوتم کے ماننے والوں کی سرزمین بھی ہے۔ ان سب حوالوں کو اس دور کے تناظر میں بیان کرنے کا مقصد بچوں کی ذہنی آبیاری میں اس مثبت اور تعمیری سوچ کو اجاگر کرنا ہے کہ وہ شاندار روایات کے امین ہیں۔

دنیا میں جنت

وہ ترک آئے بھارت پہ چھائے

جھنڈے اڑائے

قرآن لائے

دنیا میں جنت میرا وطن ہے

چشتی نے بخشا

دل کو سہارا

ہمدرد ایسا

کس کو ملا تھا

دنیا میں جنت میرا وطن ہے

گوتم کا گھر ہے

جنت کا در ہے

افسر کدھر ہے

کیسا بے خبر ہے

دنیا میں جنت میرا وطن ہے[10]

Vol.5 No. 1 2022

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

مجموعی طور پر دیکھا جائے تو نو آبادیاتی عہد کا بچوں کا ادب اس دور کے فکری رویوں کی بہترین طور پر ترجمانی کرتا ہے۔اس وقت نو آبادکار جس استحصالی فکر کو مسلط کرنے کی کوشش کر رہے تھے، وہ اس عہد کے بچوں کو ذہنی طور پر پسماندہ کرنے کے لیے کافی تھی۔ انھیں یہ سوچ دی جارہی تھی کہ وہ علمی اور فکری اعتبار سے اقوامِ عالم سے بہت پیچھے ہیں، اس لیے ترقی اور برتری کے سب دروازے ان پر بند ہو چکے ہیں۔ ایسے میں بچوں کی شاعری میں اپنے قومی، تہذیبی اور تاریخی حوالوں کو متعارف کرانا بہت ضروری تھا۔ چنانچہ اس عہد کے بہت سے شاعروں نے اس خاص مقصد کے تحت بچوں کی نظمیں لکھیں تاکہ وہ بچوں کو اپنے اسلاف کی عظمت رفتہ سے بھی آگاہ کریں اور اُنھیں اپنے تاریخی اور تہذیبی حوالوں سے بھی روشناس کرائیں۔ ان تاریخی حوالوں میں اپنی سرزمین کی جغرافیائی اہمیت کو واضح کرنے کے ساتھ ساتھ ماضی کے ان ادوار اور تاریخی کرداروں کو بھی متعارف کرایا گیا ہے جنھوں نے اس قوم کو سربلندی اور عظمت کی بلندیوں تک پہنچایا۔

حوالہ جات

1۔ محمد حسین مشاہد رضوی (مرتب)، انتخاب مولانا اسماعیل میرٹھی، (مالیگاؤں: رحمانی پبلیکیشنز، 2014ء)، ص60

2۔ ایضاً، ص76

3۔ علامہ اقبال، کلیاتِ اقبال، (نئی دہلی: مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز، 1993ء)، ص60

4۔ چکبست برج نرائن، صبحِ وطن، (لکھنؤ: نامی پریس، 1985ء (چوتھا ایڈیشن)، ص63

5۔ ایضاً، ص63

70۔ محمد عاشق علی، ہندوستانی ادب کے معمار: درگا سہائے سرور جہاں آبادی، (نئی دہلی: ساہتیہ اکادمی، 2001ء)، ص6

7۔ تلوک چند محروم، کلام تلوک چند، (علی گڑھ: انجمن ترقی اردو ہند، س ن)، ص196-197

https://www.rekhta.org/nazms/khaak-e-hind-tilok-chand-mahroom-8۔ nazms?lang=ur بوقت صبح 10:00 ۔ بتاریخ 19 مئی 2022،

9۔ حامد اللہ افسر، بچوں کے افسر (نئی دہلی: مکتبہ جامعہ لمٹیڈ، جامعہ نگر، 1995ء)، ص13

10۔ حامد اللہ افسر، بچوں کے افسر (نئی دہلی: مکتبہ جامعہ لمٹیڈ، جامعہ نگر، 1995ء)، ص41